طالبان کی اسلامی حکومت ۔ نیو ورلڈ آرڈر کیلئے خطرہ

افغانستان اور سوڈان پر امریکی جارحیت کے دوسرے روز جامعہ اشرفیہ .بجوڑی گیٹ پشاور میں مولانا سمیع الحق صاحب نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جو کہ نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

.جمعیت علماء اسلام کے سربراہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا ہے کہ امریکہ کو اصل خطرہ اسامہ بن لادن سے نہیں بلکہ اسلام سے ہے۔ جو جنگل کی آگ کی طرح روس اور وسطی ایشیائی ریاستوں کی طرف بڑھ رہا ہے اور دوسری طرف نیو ورلڈ آرڈر کیلئے خطرہ بن چکا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ افغانستان پر امریکی حملہ دراصل اسلام دشمن قوتوں کی طرف سے طالبان کی فتوحات کے بعد اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششوں کو ناکام بنانے کی سازش ہے۔ امریکہ کی افغانستان میں ربانی، حکمت یار یا طالبان سے کوئی دلچسپی نہیں ہے بلکہ اسلامی نظام سے پریشانی ہے۔ طالبان کی فتوحات چونکہ آخری مرحلہ میں داخل ہوچکی ہیں اس لئے امریکہ، روس، بھارت اور بدقسمتی سے بعض ہمسایہ ممالک بھی اس صورتحال سے پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کوئی بیرونی قوت نہیں بلکہ افغانی ہیں۔ روس اور بھارت چونکہ کھل کر نہیں آسکتے اس لئے اپنے مذموم مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے انہوں نے امریکہ کو آگے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کا اصل ہدف اسامہ بن لادن نہیں بلکہ اسلامی افغانستان ہے۔ اسامہ صرف ایک شخص ہے جس کی آڑ میں امریکہ نے افغانستان پر کھل کر جارحیت کی ہے تاکہ روسی سرحدوں پر الجھے ہوئے طالبان کی توجہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف روس، بھارت اور ایران کا گٹھ جوڑ ہے اور دوسری طرف امریکی حملوں کا خطرہ طالبان کے سر پر منڈلا رہا ہے۔ قائد جمعیت نے کہا کہ امریکیوں کے پاکستان سے بھاگنے سے پہلے ہی انہوں نے پیش گوئی کردی تھی کہ امریکہ پاکستان کو استعمال کرکے افغانستان پر حملہ کرنا چاہتا ہے تاکہ پاکستان اور طالبان کے درمیان اعتماد کی فضا اور تعلقات کو خراب کردیا جائے۔ طالبان اس معاملہ پر الجھ پڑیں گے اور ان کا آخری سہارا بھی ٹوٹ جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب میں امریکی افواج نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں، امریکیوں کو خطرہ وہاں بھی ہے اور مصر میں اب تک سینکڑوں غیر ملکی مارے جاچکے ہیں لیکن وہاں سے کوئی نہیں گیا۔ پاکستان سے اتنی عجلت میں امریکہ نے اپنے باشندوں کو اس لئے نکالا تاکہ دباؤ کے ذریعے پاکستان کو محصور کرکے سی ٹی بی ٹی پر دستخط پر مجبور کردیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی جارحیت سے پاکستانی علاقہ میں جانی

نقصان ہوا ہے۔ پاکستان اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ جارحیت کیلئے اسکی فضا استعمال ہوئی ہے۔ انہوں نے استفسار کیا کہ کیا میزائلوں کی بارش آسمان سے ہوئی ہے، طالبان پر حملہ جہاں سے بھی ہوا اس میں پاکستان استعمال ہوا ہے اوراگر ایسا ہے تو یہ ہماری قومی غیرت کی خودکشی اور ڈوب مرنے کا مقام ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قومیں اقتصادی بحرانوں سے نہیں بلکہ قومی غیرت ووقار کے خاتمہ سے مرتی ہیں۔ ہمارے حکمرانوں نے امریکی حملہ پر سخت مؤقف اپنانے کے بجائے ایسی نرم وضاحتیں کیں جیسے غلام آقا سے کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حملہ کے بعد کلنٹن کو فون کی کیا ضرورت تھی۔ کیا وہ انسانوں کو مارنے کے بعد نوازشریف سے معافی یا انکا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ غیر ملکی میڈیا بالخصوص نیویارک ٹائمز نے واضح طور پر کہا ہے کہ پاکستان اس حملہ میں استعمال ہوا ہے اگر یہ ہوا ہے تو پھر موجودہ حکمرانوں سے پیچھا چھڑانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نوازشریف کے سابقہ دورحکومت میں عرب مجاہدین کو چن چن کر گرفتار کیا گیا جس کے احکامات امریکی قونصلٹ سے جاری ہوتے تھے جیسے کہ پاکستان اسکی کالونی ہو، نواز شریف دوبارہ برسراقتدار آئے تو جلوزئی کیمپ میں بیچارے عرب مجاہدین کو حالت سجدہ میں شہید کیاگیا، اب وہ کس منہ سے عرب اور افغان جہاد کے حامی ہونے کا دعویٰ کررہے ہیں۔ وہ اپنے داغدار ماضی سے پیچھا نہیں چھڑا امریکی وزیرخارجہ نے مزید حملوں کی دھمکی دی ہے۔ پہلی غلطی ہم معاف کرسکتے ہیں لیکن دوسری غلطی کی اجازت نہیں دینگے۔ انہوں نے استفسار کیا کہ کیا ہمارے ریڈار اتنے ناکارہ ہوچکے ہیں کہ دشمن کے حملہ کا پتہ نہیں چلاسکتے یا آئندہ بھی وہ عرش سے اتر کر آئیں گے۔ انہوں نے کہا امریکہ نے محض ایک شخص (اسامہ بن لادن) کی وجہ سے پورے خطے کا امن تہہ وبالا کیا ہے اور تمام عالمی آداب واصولوں کو روند ڈالا ہے جبکہ طالبان کیساتھ امریکہ کا کوئی معاہدہ موجود نہیں، نہ ہی اس سلسلہ میں مذاکرات یا سفارتی ذرائع کا سہارا لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ایران، روس اور بھارت خوش نہ ہوں جو کچھ آج سوڈان اور افغانستان کے ساتھ ہوا ہے وہ کل کسی اور کیساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ اسامہ بن لادن امریکی جارحیت کے بعد ہیرو بن کر سامنے آیا ہے اس کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے امریکی افواج کا انخلاء چاہتا ہے جس کی وجہ سے ہم سعودی عرب کو عملاً کھو بیٹھے ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ انکی زد میں ہیں۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ مغربی قومیں اسلامی ممالک کے بارے میں دوغلی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ کل تک افغانستان میں روس کی مداخلت کو جارحیت سے تعبیر کیا جاتا تھا اور آج امریکی افواج عملاً سعودی عرب میں بیٹھ کر اسلامی ملکوں کو کنٹرول اور ان پر حملے کررہی ہیں۔ تو یہ انکی نظر میں دہشت گردی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی حملوں کے جواب

میں کیا ہم پھول پیش کریں گے، ہمارا بس چلے تو جواب میں واشنگٹن پر بم برسائیں گے، ہمارا بچہ بچہ اسامہ بنے گا، ارض مقدس اور اپنی زمین کیلئے پوری ملت قربانی دیگی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکمران شاہ سے زیادہ شاہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ دنیا میں جہاں بھی کوئی واقعہ ہو یہ اپنوں کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کردیتے ہیں۔ صادق ہویدا کی گرفتاری اور اسکے منہ سے اپنی مرضی کا بیان دلوانے کے بعد افغانستان پر حملہ ایک ڈرامہ لگتا ہے۔ امریکہ دوبارہ پاکستان کے دینی مدارس، دینی تربیت کے مراکز کو نشانہ بناسکتا ہے۔ لہذا حکومت کھل کر کہہ دے کہ وہ سی ٹی بی ٹی پر کیا ارادہ رکھتی ہے۔ بظاہر شہباز شریف کے امریکہ میں پرتپاک استقبال سے محسوس ہوتا ہے کہ حکمران ایٹمی پروگرام کو رول بیک کررہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رعب ودبدبہ کو مٹی میں ملا رہے ہیں حالانکہ امریکی بزدل واقع ہوئے ہیں اور ذرا آنکھیں دکھانے اور ایٹم بم کی دھمکیوں سے پیچھے ہٹایا جاسکتا ہے۔ امریکی جارحیت پر ملک بھر میں احتجاج پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پوری قوم نے افغانستان پر امریکی حملہ کے اقدام کو مسترد کیا ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ انہوں نے ذاتی طور پر ایرانی قیادت کو طالبان کی حمایت پر کئی مرتبہ آمادہ کرنیکی کوشش کی لیکن معلوم نہیں کہ ایران طالبان کی کامیابیوں پر کیوں سیخ پا ہے۔ اور اسکے کیا مقاصد ہیں، ہم فرقہ واریت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایران کے شیعہ انقلاب کی بھی ہم نے مخالفت نہیں کی تھی۔ ایران شمالی اتحاد کو مسلح کمک دے رہا ہے ورنہ طالبان کے مخالفین کب کے ختم ہوچکے ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ قحط وافلاس کے مارے ہوئے اسلامی ملک سوڈان پر امریکی حملہ بلاجواز ہے۔ کیونکہ وہاں سے امریکہ کو کوئی دہشت گرد مطلوب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں عوام کی بے نظیر اور نوازشریف سے بیزاری کے بعد اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہوچکی ہے۔ اور بہت جلد یہاں بھی طالبان اسلامی حکومت کی بنیاد رکھیں گے۔ عالمی سطح پر دہشت گردی کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ امریکی مؤقف درست تسلیم کرلیا جائے تو کل بھارت بھی یہ قدم اٹھاسکتا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ خبریں اسلام آباد ۲۳ اگست ۱۹۹۸ء)

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔